فاروقِ اعظم کا

عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَة"۔

گر لَبِ پاک سے اِقْرارِ شَفاعت ہو جائے
یُوں نہ بے چین رکھے جوشِشِ عصیاں ہم کو

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کے مبارک لبوں سے اس بات کا اِقرار ہو جائے کہ ہاں آپ میری شفاعت فرمائیں گے تو میرے گناہوں کا جوش مجھے بے چین نہ کر سکے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے،

www.dawateislami.net

مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَسُولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنی اپنی جگہ بے مِثْل و بے مِثال ہیں، سب ہی آسمانِ ہِدایت کے تارے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب صحابہ میں اَفْضل خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہیں، اِنہی خُلَفاء میں سے دوسرے خلیفۂ راشد، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، آپ کا یومِ وِصال یَکُم مُحَرَّمُ الْحَرام ہے۔ آیئے! اسی مُناسبَت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِنْدَگی کے ایک روشن پہلو "عشقِ رَسُوْل" کے بارے میں سُننے کی سَعادَت حاصل کرتے ہیں۔

پہلے کچھ منقبتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار "وسائلِ بخشش" سے سُنتے ہیں۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفی فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے
مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
اِلٰہی! ایک مُدّت سے مِری آنکھیں پیاسی ہیں
دِکھا دے سبز گنبد واسطہ فاروقِ اعظم کا

www.dawateislami.net

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما الٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

فارُوقِ اَعْظَم اور سرکار کی دل جُوئی!

حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولِ اَکْرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غمگین حالت میں اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام کے پاس آیا اور کہا کہ "رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میرے داخل ہونے کی اِجازَت مانگو۔" اس نے واپس آکر کہا: "میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آپ کا ذِکْر تو کیا ہے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔" تھوڑی دیر بعد میں نے پھر کہا کہ "نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میری حاضری کی اِجازَت مانگو۔" وہ گیا اور واپس آکر پھر کہا: "میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کا ذِکْر کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔" میں کچھ کہے بغیر واپس پلٹا تو غُلام نے آواز دی کہ "آپ اَندر آجایئے! اِجازَت مل گئی ہے۔" چُنانچہ میں اَندر گیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، جس کے نِشانات آپ کے پہلو پر واضح نظر آرہے تھے، پھر میں کھڑے کھڑے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کیلئے عرض گُزار ہوا: "**اَسْتَاْنِسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** یعنی یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے ساتھ باتیں کرکے آپ کو مانُوس کرنا چاہتا ہوں۔ ہم قُریش جب مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں تھے تو اپنی عورتوں پر غالب تھے اور یہاں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ میں آکر ہمارا ایسی قوم سے واسطہ پڑا، جن پر عورتیں غالب ہیں۔" یہ سُن کر حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکرائے۔ میں نے کہا: "یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حَفْصَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گیا تھا اور ان سے کہا: آپ اپنے ساتھ والی (یعنی حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ

www.dawateislami.net

صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) پر کبھی رَشک نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے زِیادہ حَسِیْن اور شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسندیدہ زوجہ ہے۔'' یہ سُن کر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دوبارہ مُسکرا دیئے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجہا، ج۳، ص: ۴۶۰، حدیث: ۵۱۹۱، ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اَندازہ لگایئے کہ سَیِّدُنا فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی تکلیف یا غم میں مُبتلا ہوں، اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مانُوس کرنا چاہا اور بِالآخر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے اس اِرادے میں کامیاب بھی ہوگئے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی باتوں پر مسکرا دیئے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عالَم ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہو جاتے اور آپ کی دِل جُوئی کیلئے طرح طرح کی کوشش کرتے اور ایک ہم ہیں کہ شب وروز گُناہوں میں بَسر کرتے ہوئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکت کو اَذِیَّت پہنچاتے ہیں مگر ہمیں اس کا ذرا بھی اِحساس نہیں۔ یاد رکھئے! اس بات میں شک نہیں کہ آج بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمَّتیوں کے تمام اَحوال کو مُلاحظہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: میری زِندگی تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے، اور میری وَفات بھی تمہارے لیے بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے، جب میں کوئی بھلائی دیکھوں گا تو حمدِ اِلٰہی بجالاؤں گا اور جب بُرائی دیکھوں گا تمہاری بخشش کی دُعا کروں گا۔ (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، حدیث: ۱۹۲۵ مکتبۃ العلوم والحکم ۵/ ۳۰۸ و ۳۰۹)

حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اندھیرے،

www.dawateislami.net

اُجالے، کُھلی، چُھپی، مَوْجُود و مَعْدُوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہے۔ جس کی آنکھ میں مَازَاغ کا سُرمہ ہو، اس کی نگاہ ہمارے خواب وخَیال سے زِیادہ تیز ہے، ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نگاہ سے ہر چیز کا مُشاہدہ کرلیتے ہیں۔ صُوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہٰذا حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے دِلوں کی ہر کیفیّت سے خبر دار ہیں۔ (مراٰۃ، ج۱، ص:۴۳۹)

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیاء تم پہ کروروں دُرود

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ کو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ذرّے ذرّے پہ گواہ بنا کر بھیجا اور جہاں کا کوئی گوشہ آپ سے پوشیدہ نہ رہا، آپ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں گناہوں پہ کس قدر جری و دلیر ہوں، میری شرم وحیاء کی آنکھ کھول دیں تاکہ گناہ کرتے ہوئے شرما جاوں، آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمَّتیوں کے تمام اَحوال سے باخبر ہیں تو ہمارے نیک اعمال دیکھ کہ خُوش اور بُرے اعمال سے غمگین بھی ہوتے ہوں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں، آپ کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرُود و سلام کے گجرے نچھاور کریں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دُوسروں کو بھی سکھائیں تاکہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوش ہو کر روزِ محشر اپنے گُنہگار اُمَّتیوں کی شَفاعت فرما کر جنّت میں ہمیں

www.dawateislami.net

بھی اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر　　امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے　　صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مِہری پر ہو جب خورشیدِ حشر　　سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن　　دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں　　عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارُفِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

خلیفۂ دُوُم، جانَشینِ پیغمبر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ''ابُو حَفْص'' اور لقب ''فارُوقِ اَعظَم'' ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 39 مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نبُوّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی ''40 کا عدد پُورا کرنے والا'' کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُور، رحمتِ عالَم، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرم میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بَرسرِ پیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام، رسُولِ عالی مَقام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیرو مُشیر کی حَیثیّت سے وفادار ورفیقِ کار رہے۔ خلیفۂ اوّل، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تختِ

خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانَشینیٔ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔

بالآخر نمازِ فَجْر میں ایک بدبخت نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرَفِ شَہادَت سے سَرفَراز ہوگئے۔ بَوَقتِ وَفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نَبُوَّت سے فَیض یاب خلیفۂ رِسالت مآب حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضۂ مُبارَکہ کے اندر حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے اَنور میں مدفون ہوئے ، جو کہ سرکارِ اَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک پہلو میں آرام فرما ہیں۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ا ص ۲۸۵،۴۰۸،۴۱۸، ملخصًا) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین، بھائی بہن، اَوْلاد اور مال وجائیداد سے مَحبَّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اَہْل وعِیال اور عزیز واَقارِب کو بُھلا کر ان کی مَحبَّت کو دل سے نکال بھی دے تو اس کے اِیمان میں کوئی خَرابی نہیں آئے گی اور اس کا اِیمان بدَسْتُور قائم رہے گا، کیونکہ ان اَفْراد کو ماننا، ان کی مَحبَّت کو دل میں بَسائے رکھنا، اِیمان کیلئے ضروری نہیں جبکہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانا، آپ کی تَعْظِیم کرنا، آپ سے مَحبَّت رکھنا، ایمان کیلئے جُزْوِلاینفک (یعنی وہ حصہ جو جُدا نہ ہوسکے) ہے، لہٰذا مومنِ کامل کے لیے ضَروری ہے تمام رِشْتوں اور کائنات کی ہر شے سے

www.dawateislami.net

محبوب ترین، اُسے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہو۔

ہر شے سے محبوب:

بخاری شریف، حدیث نمبر 6632 میں ہے:

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہم سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ”لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِی یعنی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زِیادہ محبوب ہیں۔“ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”لَا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ نہیں عُمر! اس رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (تمہاری مَحَبَّت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زِیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ”وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی یعنی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ محبوب ہیں۔“ یہ سُن کر نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ”اَلْآنَ یَا عُمَر یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحَبَّت کامل ہوگئی۔) (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، ج۴، ص۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکم صِرف فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ایک ایک مُسلمان کیلئے ہے، کیونکہ مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے وہ چیز ہے، جس کے بِغیر ہمارا ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ

www.dawateislami.net

اِلَیۡهِ مِنۡ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقْت تک مومن(کامل) نہیں ہوسکتا،جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِدَیْن، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔"(صحیح البخاری،کتاب الایمان،باب حب الرسول من الایمان ،الحدیث۱۵،ج ۱ ، ص ۱۷)یقیناً!ایک مُسلمان کوپیارے آقا،حبیبِ کبریاصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی ہی مَحَبَّت ہونی چاہئے کیونکہ یہی اس کی زِندگی کاسب سے قیمتی اَثاثہ ہے۔

تُمہاری یاد کو کیسے نہ زِندگی سمجھوں
یہی تو ایک سہارا ہے زِندگی کیلئے
میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحْمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول کے کیا کہنے!جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد آتی تو آپ بے قَرار ہو جاتے اور فِراقِ محبوب میں گِریہ وزاری کرتے،چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے غُلام حضرت سَیِّدُنا اَسْلَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں :جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوعالَم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکْر کرتے تو عشقِ رسول سے بے تاب ہو کر رونے لگتے اور فرماتے:"پیارے آقا،سیدالانبیاءصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو لوگوں میں سب سے زِیادہ رَحْم دل، یتیم کیلئے والد اورلوگوں میں دِلی طور پر سب سے زِیادہ بَہادُر تھے،وہ تو نِکھرے نِکھرے چہرے والے، مہکتی خُوشبو والے اور حسب کے اِعتبار سے سب سے زِیادہ مُکَرَّم تھے،اَوَّلین وآخرین میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مِثْل کوئی نہیں۔"

(جمع الجوامع، ج۱۰ص۱۶، حدیث ۳۳)

ہے کلامِ اِلٰہی میں شمس و ضُحٰے ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم
ترے خُلْق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

فارُوقِ اعظم کا عقیدۂ مَحبَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے آقا و مولیٰ ہیں، ہم سب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدنیٰ غُلام ہیں اور غُلام چاہے کیسے ہی اَعْلیٰ مرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے مگر اپنے مَولیٰ کی مَحبَّت اور اس کی عقیدت ہمیشہ اس کے دل میں قائم رہتی ہے ،وہ اس کے اِحسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتا، ہر ایک کے سامنے بڑے فَخْریہ اَنداز میں اپنے آقا کی تعریف کرتا اور اس کا غُلام ہونے میں خُوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ایک سچے عاشقِ رسول، قطعی جنّتی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اَعْلیٰ مرتبے پر فائز صحابیِ رَسُوْل ہیں۔ آپ بھی مَحبَّتِ رَسُوْل میں سَرشار ہو کر خُود حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا خادِم اور غُلام ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب مَنْصَبِ خِلافت پر فائز ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بَرسَرِ مِنْبَر فرمایا: ''کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ یعنی میں حُضُور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت سے فَیض یافتہ رہا ہوں ،پس میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

کا غُلام اور خدْمت گار رہا ہوں۔"

(مستدرك حاكم، كتاب العلم، خطبة عمر بعد ماولی۔۔۔الخ،ج۱ص ۳۳۲،ح:۴۴۵)

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا

پر لُطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب ہُوں

شعر کی وضاحت: میں تو کہتا ہی ہوں کہ میں اپنے آقا(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بندہ یعنی غلام ہوں، اے میرے آقا(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لطف تو تب ہے کہ حضور فرمائیں، ہاں تُو میرا غلام ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا غُلامیِ رسول کا دَعْویٰ صرف زبان کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، نبیِّ کریم، رءوف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعی سچے غُلام تھے، ساری زِندگی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے بسر فرمائی۔ لیکن افسوس! صد افسوس! ہم غُلامیِ رسول کا دَم بھرتے اور اس طرح کے دَعْوے تو کرتے نظر آتے ہیں کہ

جان بھی میں تو دے دوں خُدا کی قسم!

کوئی مانگے اگر مُصْطَفٰے کے لئے

مگر ہمارا کردار اس کے بَرعکس دِکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مَحَبَّتِ رَسُوْل صرف اس بات کا نام نہیں کہ اجتماعِ ذِکْر و نعت اور جُلُوسِ میلاد میں بُلند آواز سے جُھوم جُھوم کر نَعْت شریف پڑھی جائے، ہاتھ اُٹھا کر زور زور سے نَعْرے لگائے جائیں اور پھر ساری رات جاگنے کے بعد نمازِ فجر پڑھے بغیر ہی سو جائیں، عام دنوں میں بھی پانچوں نمازیں حتّٰی کہ جُمُعہ تک نہ پڑھیں، پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنَّت داڑھی شریف مُنڈوائیں یا ایک مُٹّھی سے گھٹائیں، سُنَّتوں کو چھوڑ کر نِت

www.dawateislami.net

نئے فیشن اَپنائیں، حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کے بجائے بد اَخلاقی اور دیگر بُرائیاں بھی نہ نکال پائیں تو ایسی مَحبّت کامل کیسے ہو گی؟ جبکہ حقیقی مَحبّت تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ حُقُوق کی اَدائیگی میں سرکارِ دوجہاں، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مجرماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُونچا مانا جائے، وہ اس طرح کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے دِین کو تسلیم کریں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم واَدب بجالائیں اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اَولاد، ماں باپ، عزیز واَقارِب اور اپنے مال واَسباب پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشنودی کو مُقدَّم رکھیں۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج۱، کتاب الایمان، فصل اول، ص۵۰) اور جس کام سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمادیا، اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے رہیں، اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت اس کا اِرتکاب کر بیٹھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشے جانے اور روزِ محشر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت پانے کی اُمید رکھتے ہوئے سچّی توبہ کریں اور آئندہ اس گُناہ کی طرف جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ آیئے! اس بات کی سچّے دل سے نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں توبہ کرکے انہیں اَدا بھی کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، دھوکہ دہی وغیرہ گُناہوں سے بچتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّت کے مُطابِق لباس پہنیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ...، فلمیں ڈرامے، گانے باجے چھوڑ کر صِرف مدنی چینل دیکھیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں بچنا چاہتا ہوں ہائے پھر بھی بچ نہیں پاتا
گُناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یا رسول اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچا لو جانِ رحمت یا رسول اللہ

www.dawateislami.net

مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یا رسول اللہ
بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش، ص328)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مَحبّت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مُحِب یعنی مَحبّت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تَعلُّق رکھنے والی ہر ہر چیز سے مَحبّت ہو۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحبّتِ رسُوْل کے کیا کہنے! سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات سے مَحبّت فرماتے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَولاد، اَزواج، اَصحاب بلکہ ہر وہ چیز جسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِسبَت ہو جاتی اس سے بھی والہانہ عقیدت اور مَحبّت فرماتے اور یہی حقیقی مَحبّت کے تقاضوں میں سے ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طَیِّبہ کے بے شُمار واقعات ایسے ہیں، جن سے اسی حقیقی مَحبّت و عشق کا والہانہ اِظہار ہوتا ہے، آیئے ان میں سے ایک واقعہ سُنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

(پارہ:۳۰،البلد: ۱، ۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِین کرام کا اس بات پر اِجماع (اِتِّفاق) ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شہر کی قسم یاد فرمارہا ہے، وہ مکہ مُکرمہ ہے۔ اسی آیت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں یُوں عرض گُزار ہوئے:یا رَسُوْلَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اتنی بُلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مُبارکہ کی ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قسم ذِکْر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنْبیاء کی اور آپ کا مَقام ومرتبہ اس کے ہاں اتنا بُلند ہے کہ اس نے **لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ** کے ذریعے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکْر فرمائی ہے۔" (شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس۔۔۔ الخ، ج۸، ص۴۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے اس لیے بھی مَحبَّت فرماتے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے بھی ایسی ہی مَحبَّت فرماتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے عِشق و مَحبَّت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں وفات کی دُعا فرمایا کرتے تھے۔ اور وہ یُوں کہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے: **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور مجھے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مَوت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰) اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دونوں دُعائیں مَقبول و مُسْتَجاب ہوئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب

www.dawateislami.net

مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما الٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش، ص527)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم اور اِتّباعِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے مَحبَّت کا دَم بھرتا ہے تو اس جیسا بننے، اس کی اَداؤں کو اپنانے اور اس کی پیروی میں ہی ساری زِندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر مُعاملے میں دو عالَم کے آقا، مکی مَدَنی مُصْطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع (پیروی) کرتے۔ چُنانچہ

بڑھی ہوئی آستینوں کو چُھری سے کاٹ لیا:

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نئی قمیص پہنی تو چُھری منگوائی اور فرمایا: ”اے بیٹے! اس کی لمبی آستینوں کو سِرے سے پکڑ کر کھینچو اور جہاں تک میری اُنگلیاں ہیں، ان کے آگے سے کپڑا کاٹ دو۔“ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کاٹا تو وہ بالکل سیدھا نہیں بلکہ اُوپر نیچے سے کٹا۔ میں نے عرض کیا: ”ابا جان! اگر اسے قینچی سے کاٹا جاتا تو بہتر رہتا؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:

www.dawateislami.net

"بیٹا! اسے ایسے ہی رہنے دو کیونکہ میں نے شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ہی کاٹتے دیکھا تھا۔ اس لیے میں نے بھی چُھری سے آستینیں کاٹ دیں۔" اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آستین کاٹنے کے بعد کُرتے کی حالت یہ تھی کہ اس سے بعض دھاگے باہر نکل نکل کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کے بوسے لیتے رہتے تھے۔

(مستدرک حاکم، کتاب اللباس، کان نبی اللہ۔۔۔ الخ، ج۵، ص۲۷۵، حدیث:۷۴۹۸۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مُبارکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عشقِ رسول اورآپ کا سُنّتوں پر عمل کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع میں آپ نے بھی چُھری ہی سے آستین کاٹ لی لیکن وہ صحیح نہ کٹی، پھر بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسی حالت میں اس قمیص کو پہننے میں کوئی شرم وعار محسوس نہیں کی، یہ کمال دَرَجے کا اِتّباعِ سُنّتِ مُصطفٰے تھا۔ اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سُنّتوں سے محبّت اوراس پر عمل کا یہ عالَم تھا کہ دُنیا کی کوئی کشش اور بے وَفا معاشرے کی کوئی جُھوٹی "مُرَوَّت" ان سے سُنّت نہ چُھڑا سکتی تھی۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جو کہ وہاں مُسلمانوں کے سردار تھے ایک مرتبہ) کھانا کھا رہے تھے کہ ان کے ہاتھ سے لُقْمہ گِر گیا، اُنہوں نے اُٹھالیا اور صاف کرکے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اِشارہ کیا (کہ کتنی عجیب بات ہے کہ گِرے ہوئے لُقْمہ کو اُنہوں نے کھالیا) کسی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ اَمِیر کا بھلا کرے، اے ہمارے سردار! یہ گنوار ترچھی نگاہوں سے اِشارہ کرتے ہیں کہ اَمِیر صاحب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گِرا ہوا لُقْمہ کھالیا حالانکہ ان کے سامنے یہ کھانا مَوْجُود ہے۔

"اُنہوں نے فرمایا، " ان عجمیوں کی وجہ سے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا، جسے میں

www.dawateislami.net

نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو حکم دیتے تھے کہ لُقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا جائے شیطان کیلئے نہ چھوڑا جائے۔" (ابن ماجہ شریف ج۴ص۱۷حدیث۳۲۷۸)

رُوحِ ایماں مَغزِ قرآں جانِ دیں

ہست حُبِّ رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِیں

شعر کا خلاصہ: ہمارے پیارے آقا رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ایمان کی رُوح، قرآنِ کریم کا مغز (خلاصہ) اور دِین کی جان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی اور مُسلمانوں کے سردار سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سُنَّتوں سے کس قَدَر پیار کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عجمیوں کے اِشاروں کی ذرّہ برابر پرواہ نہ کی اور بے دَھڑک سُنَّتوں پر عمل جاری رکھا۔ آج بعض نادان مُسلمان ایسے بھی ہیں کہ "ماڈرن ماحول" میں داڑھی مُبارک جیسی عظیمُ الشّان سُنَّت کے تَرک کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ "حکمتِ عملی" تَصَوُّر کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ برا ماحول ہو، اَغیار کا زور ہو، بے دِینوں کا شور ہو، الغرض کیسا ہی دَور ہو، آپ داڑھی شریف، عمامۂ پاک اور سُنَّتوں بھرے سادہ لباس میں مَلْبُوس رہیئے، کھانے پینے اور روز مَرَّہ کے معمولات میں سُنَّتوں کا دامن تھامے رہیئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کیلئے اِنْفرادی کوشش جاری رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہو گا، شیطان کا مُنہ کالا ہو گا، ہر طرف سُنَّتوں کا اُجالا ہو گا، دولتِ دُنیا کا ہر عاشق، میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مَتْوالا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر نُورِ حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اُجالا ہو گا۔

شَہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں تیری سُنَّتیں سکھانا مدنی مدینے والے

www.dawateislami.net

تیری سُنّتوں پہ چل کر مِری رُوح جب نکل کر   چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص428)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کا تقاضا یہ نہیں کہ جس سے مَحَبَّت کی جائے تو فقط اسی کی ذات میں کھو کر اپنی مَحَبَّت کو مَحْدُود رکھا جائے بلکہ مُحِب تو اپنے محبوب سے مَنْسُوب ہر شے سے پیار کرتا ہے، اس کے اَہْل و عِیال، اَعِزَّہ واَقْرِبا اور دوست واَحْباب سے بھی مَحَبَّت کرتا ہے۔ چُنانچہ

حسنینِ کریمین کو اپنی اَوْلاد پر ترجیح دی:

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب خِلافتِ فارُوقی میں اللہ تَعَالٰی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ہاتھ پر مدائن فَتْح کیا اور مالِ غنیمت مدینۂ مُنَوَّرہ میں آیا تو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدِ نَبَوِی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروادیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مال لینے جَمْع ہوگئے۔ سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ”اے اَمِیْرُ الْمُؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو مُسلمانوں کو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عَطا فرمادیں۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں دے دیئے۔ اُنہوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر اپنا حِصّہ مانگا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں بھی دے دیے، اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور اپنا حصہ مانگا

www.dawateislami.net

۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ’’آپ کے لیے بھی بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔‘‘ اور ساتھ ہی انہیں پانچ سو (500) دِرْہم عطا فرمائے، اُنہوں نے عرض کیا: ’’اے اَمِیْرُ الْمُؤمنین! میں اس وَقْت بھی حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تلوار اُٹھا کر جِہاد میں شریک ہوا تھا جب سَیِّدُنا حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کم عُمر مَدَنی مُنّے تھے۔ اس کے باوُجُود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں ایک ایک ہزار دِرْہم اور مجھے پانچ سو عطا کیے؟‘‘ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ سُننا تھا کہ اَہْلِ بیت کی مَحَبَّت کا سُمَنْدر موجیں مارنے لگا اور عِشْق و مَحَبَّت سے سرشار ہو کر ارشاد فرمایا: جی ہاں بالکل! (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصّہ دوں تو) جاؤ پہلے تم حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے باپ جیسا باپ لاؤ، ان کی والدہ جیسی والدہ، ان کے نانا جیسا نانا، ان کی نانی جیسی نانی، ان کے چچا جیسا چچا، ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لاسکتے۔ کیونکہ: ’’اَبُوْھُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔‘‘ ’’اُمُّھُمَا فَفَاطِمَۃُ الزَّھْرَاء ان کی والدہ سَیِّدہ فَاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔‘‘ ’’جَدُّھُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی ان کے نانا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی ان کی نانی سَیِّدہ خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ عَمُّھُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں خَالُھُمَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں حضرت اِبْراہیم بن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں خَالَتَاھُمَا رُقَیَّۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْمِ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کی خالائیں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں سَیِّدہ رُقیہ اور سَیِّدہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔‘‘ (ریاض النضرۃ، ج۱، ص۳۴۰۔ ملتقطاً)

اَمِیرِ اَہلسنّت سیرتِ فارُوقی کے مَظْہَر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَنْہُ کی اَہلِ بیت سے عِشق و مَحَبَّت کا یہ نِہایت ہی اَنوکھا اَنداز ہے کہ اپنی سگی اَولاد کے مُقابلے میں اَہلِ بیت کے شہزادوں کو دوگُنا عطا فرمایا۔ اس واقعے میں ہمارے لئے بھی یہ مدنی پھول مَوْجُود ہے کہ ہم بھی ساداتِ کرام سے مَحَبَّت وشَفْقَت سے پیش آئیں اور ان کا خُوب اَدَب واِحْتِرام بجالائیں کیونکہ یادرہے کہ صحابہ واَہلِ بیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے علاوہ ساداتِ کرام بھی سرورِعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِسْبت اور ان کا جُز ہونے کی وجہ سے تَعْظِیم وتَوْقِیر کے مُسْتَحِق ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلِ بیت سے محبت آج آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشاق میں بھی سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقِ فاروقِ اعظم شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ حضراتِ ساداتِ کرام کی تَعْظِیم وتَوْقِیر بجالانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ مُلاقات کے وَقْت اگر امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نِہایت ہی عاجزی سے سَیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ انہیں اپنے برابر میں بٹھاتے ہیں، ساداتِ کِرام کے شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت اور شَفْقَت سے پیش آتے ہیں، جب کبھی شیرنی وغیرہ بانٹنے کی ترکیب ہوتی ہے تو سَیِّدوں کو دوگُنا پیش فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ ساداتِ کرام سے مَحَبَّت کرنے والے اَفْراد کی کمی نہیں مگر افسوس صد کروڑ افسوس! بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو ساداتِ کرام کی اَہَمِیَّت وفضیلت سے ناواقف ہیں یا پھر ان کی خِدْمت کرنے میں سُستی کا شکار ہیں، اپنی اَوْلاد کو تو دُنیا کی ہر آسائش دینے کیلئے تیّار رہیں لیکن اَوْلادِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی سادات کی خِدْمات کیلئے ایک رُوپیہ بھی جیبِ خاص سے حاضر کرنے سے کَتْراتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو میرے اَہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کریگا، میں روزِ قِیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (اَلْجَامِعُ الصَّغِیْر لِلسُّیُوْطِی ص533 حدیث 8821) لہٰذا ہمیں بھی اپنی دُنیا وآخرت بہتر بنانے کے لئے

www.dawateislami.net

ساداتِ کرام کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے اوران کی خِدْمت کرتے رہنا چاہیے تا کہ ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضاو خُوشنُودی حاصِل ہو سکے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے

ان شاءاللہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشْتَمِل عِشقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" کاضَرور مُطالَعہ فرمالیجئے۔اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download) بھی کیاجا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیاجاسکتا ہے۔

اسی طرح عِشقِ رسول و عشقِ صحابہ و اَہلبیت کو دل میں مزید بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَعمالِ صالحہ کی دولتِ بیش بہاحاصل ہوگی، گُناہوں سے نَفْرت کاذِہن بنے گا اور ہماری آخرت بھی سَنور جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے پیارے پیارے واقعات اور

www.dawateislami.net

ضِمْناً اَہم مدنی پُھول بھی چُننے کی سعادت حاصل کی۔

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اسی عِشقِ کامل کے طُفیل سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیا میں اِخْتیار و اِقْتدار اور آخرت میں عِزّت و وَقار ملا۔

❖ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عشقِ رسول کی اَعْلیٰ وعُمدہ مثال قائم کر کے قیامت تک آنے والے مُسلمانوں کو آقائے دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق کرنے کا سلیقہ سکھا دیا۔

❖ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، جہاں عاشقانِ مُصطفٰے کا تذکرہ ہوتا ہے، ان کے عِشْقِ رسول کے واقعات سُنائے جاتے ہیں، اس کی برکت سے ہمارے دل میں بھی عشقِ مُصطفٰے کی شَمْع روشن ہوگی اور عمل کا جذبہ بڑھے گا۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا پیارا مدنی ماحول دعوتِ اسلامی پیش کر رہی ہے، لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر ہونے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں، ہماری زندگی میں مدنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا ہم بھی سُنّتوں کے پابند اور نیک مُسلمان بن جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنائے نیز عشقِ رسول کے تقاضوں کو پُورا کرتے

www.dawateislami.net

ہوئے، خُوب خُوب سُنّتیں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکی کی دعوت اور سُنّتوں کی خِدمَت کے مُقدَّس جذبے کے تحت مُتَعَدَّد شعبہ جات کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے، اِنھی میں سے ایک شعبہ مجلس "خُصُوصی اسلامی بھائی" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مجلس، خصوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے، اسی کے ساتھ مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمّم رکھتی ہے بلکہ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو عِلْمِ دین سکھانے کے ساتھ ساتھ عَصْری عُلُوم سے رُوشَناس کروانے کیلئے بہت کچھ کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے بھی عنقریب مدرسۃُ المدینہ کی ترکیب کی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

12 مدنی کام کیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقہ طَرزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گُناہوں بھری زِندگی سے تائِب ہوگئے، سُنّتوں بھری زِندگی بَسَر کرنے لگے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی

کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنّتوں بھرے بیان، رِقّت اَنگیز دُعا، ذِکر و دُرُود کے مدنی پُھولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سَجا ہوا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع حُصُولِ علمِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہے، لٰہذا پابندیِ وَقْت کے ساتھ شرکت فرما کر خُوب خُوب سُنّتوں کی بہاریں لوٹئے اور سُنّتوں کی تَربِیَت کے مدنی قافلوں میں سفر اِخْتیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کیجئے۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

مَدَنی ماحول کی تربیت

ضلع مُظفَّر آباد (کشمیر) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکات کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں: میں قرآنِ پاک حفظ کر رہا تھا مگر افسوس! میری عَمَلی حالت بہت خراب تھی۔ نیکیوں سے کوسوں دُور، آوارہ لڑکوں کی طرح زِندگی گُزار رہا تھا۔ سُنّتوں پر عمل کرنے کا شوق تھا نہ ہی عبادتِ الٰہی بجالانے کا ذوق۔ میرے اُجڑے گلستاں میں عمل کی مدنی بہار کچھ اس طرح آئی، میرے ایک عزیز جن کی دُکان پر اکثر میرا آنا جانا رہتا تھا، ایک دن وہ مجھ سے کہنے لگے: آپ قرآنِ کریم حفظ کر رہے ہیں، لیکن آپ کی عادات و اَطوار عام لڑکوں کی طرح ہی ہیں، آپ اپنے سر پر عمامہ تو دُور کی بات ٹوپی تک نہیں پہنتے، اس طرح آپ اور اسکول و کالج کے عام لڑکوں کے درمیان کیا فرق رہ گیا؟ مزید کہنے لگے: میرا بھانجا بھی سردار آباد (فیصل آباد) میں دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ میں قرآنِ کریم حِفْظ کرنے کی سَعادت حاصل کر رہا ہے، مگر اس کا اَخْلاق و کردار، طریقہ گُفتار نیز اپنے

www.dawateislami.net

پر ائے سے ملنے کا اَنداز قابلِ رَشک ہے۔ جب وہ رَمضانُ الْمُبارَک کی چھٹیوں میں گھر آئے تو وہاں ہونے والی عملی تَربِیَت دیکھ کر سب گھر والے بے حَد خُوش ہوئے، ان کا مَعْمُول تھا کہ سُنَّت کے مُطابِق کھاتے پیتے، گھر میں داخل ہوتے وَقْت بُلند آواز سے سب کو سَلام کرتے، والدین کے ہاتھوں کو چُومتے، نظریں جُھکا کر گُفْتگو کرتے، کھانے کے دوران سُنَّتیں بیان کرتے اور سب گھر والوں کو سُنَّتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دِلاتے۔ مدرسۃُ المدینہ کے طالبِ علم کی یہ مدنی بہار سُن کر مجھے اپنی بد عملی پر نَدامت ہونے لگی، چُنانچہ میں نے ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ میں داخلہ لینے کی نِیَّت کی اور اُسی سال سردار آباد (فیصل آباد) جا پہنچا اور مدرسۃُ المدینہ (فیضانِ مدینہ) مدینہ ٹاؤن میں داخلہ لے کر مدَنی ماحول کا فیضان پانے میں مَشْغُول ہو گیا۔ کچھ ہی عرصہ میں حیرت انگیز طور پر مجھ میں نُمایاں تبدیلی واقع ہونے لگی۔ آہستہ آہستہ میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدَنی رنگ میں رنگتا چلا گیا، عمامہ شریف کا تاج ہر وقت میرے سر پر رہنے لگا، نمازِ پنجگانہ کا پابند بن گیا، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 1998ء میں مدرسۃُ المدینہ سے قرآنِ کریم حِفْظ کرنے کی سَعادَت حاصل کی اور اس کے بعد جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے کر عالم کورس (درسِ نظامی) کرنے میں مَشْغُول ہو گیا۔ جامعۃُ المدینہ کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں میرا کردار مزید اچھا ہو گیا، جہاں عِلْمِ دین کا اِکْتِساب ہوا، وہیں اپنے علم پر عمل کرنے، مدَنی قافلوں میں سفر کے ذریعے اسے دوسروں تک پہنچانے اور مدَنی کاموں کے ذریعے اِصْلاحِ اُمَّت کا سنہری مَوقع بھی ہاتھ آیا۔ نیز شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر قادری عطاری بننے کا شرف بھی نصیب ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ اَمیرِ اَہلسنَّت سے درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کر چکا ہوں اور تادمِ تحریر تقریباً 4 سال سے جامعۃُ المدینہ میں تدْرِیس کے فَرائض سَر اَنجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پھول

❀ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ❀ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ❀ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ❀ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے۔ ❀ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج ۶ ص ۴۳۳) ❀ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ❀ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہِ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❀ اِسی طرح جَواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❀ سَلام کا جواب فوراً ❀ اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❀ سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے:

وَعَلَیکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۱۲۵)

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

www.dawateislami.net

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج۱۹ص۱۵۵حدیث۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

www.dawateislami.net